نظرات

بابری مسجد کا معاملہ

بھارتیہ جنتا پارٹی نے پچھلا الیکشن بابری مسجد اور رام جنم بھومی کے نام پر لڑا تھا۔ اس کا موٹا سا مطلب یہ تھا کہ بابری مسجد گرا دی جائے گی اور وہاں رام مندر بنایا جائے گا چونکہ جہاں تک رام مندر کی تعمیر کا سوال ہے نہ تو وی۔ پی سنگھ سرکار اور نہ کانگریس کی حکومت اس کی مخالف تھی۔ اعتراض تو صرف اس بات پر تھا کہ مسجد کو گرا کر مندر بنایا جائے۔

بہر حال چناؤ اسی مسئلہ پر لڑا گیا۔ یو۔پی کی بدقسمتی تھی کہ وہاں بھارتیہ جنتا پارٹی کو اکثریت مل گئی۔ ظاہر ہے کہ جس پارٹی نے بابری مسجد اور رام مندر کے نام پر ووٹ لیا ہے۔ اُسے ووٹروں کی خاطر کچھ نہ کچھ تو کرکے دکھانا ہوگا۔ چنانچہ یو۔پی کی کلیان سنگھ حکومت نے بابری مسجد۔ رام جنم بھومی سے متصل حال میں چار قطعات آراضی ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۷۱ اور ۱۷۲ ایکوائر کئے ہیں۔ ان قطعات آراضی پر رام مندر کی تعمیر ہوگی۔ حکومت نے کہا ہے کہ یہ چاروں پلاٹ سیاحت کے فروغ کے لئے ایکوائر کئے گئے ہیں۔ ان میں یاتریوں کے لئے سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ ضلع فیض آباد کے حکام نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ جن چار قطعات آراضی کو حکومت نے ایکوائر کیا ہے۔ اُن میں متنازعہ پلاٹ شامل نہیں ہے محکمہ قانون کا کہنا ہے کہ حکومت نے ان چار قطعات کو ایکوائر کرکے اس جائداد یا قطعہ کو نہیں چھوا نہ اس میں مداخلت کی جس کے متعلق الہ آباد ہائیکورٹ میں مقدمہ زیر سماعت ہے۔